تبلیغی جماعت کا فریب

از

مولانا شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی

شائع کردہ

رضا اکیڈمی بمبئی ۳

۶۶ نظام اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳ ۴۰۰۰۰۳

تبلیغی جماعت کا فریب

یہ کتاب جس کو حضرت مولانا شاہ **تراب الحق** صاحب قادری رضوی نوری نے عوام اہل سنت کو عقائد پیشوایانِ وہابیہ سے آگاہ کرنے کی غرض سے تحریر فرمایا ہے۔ جس کو سنہ ۱۹۸۰ء میں رضا اکیڈمی بمبئی نے پچیس ۲۵ ہزار کی تعداد میں مفت شائع کیا اور اس کے بعد بھی سترہ ۱۷ ہزار کی تعداد میں مفت شائع کیا۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف اداروں اور کتب خانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ اور آج بھی اس کتاب کی بے پناہ مانگ ہونے کی وجہ سے پھر رضا اکیڈمی پانچ ہزار کی تعداد میں حضور خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے موقع پر مفت شائع کر رہی ہے۔ دعا فرمائیں ربّ قدیر اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

شفیع احمد رضوی

نائب صدر : رضا اکیڈمی بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ۳

- نام کتاب ــــــــ تبلیغی جماعت کا فریب

مصنف ــــــــ شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی

سنہ اشاعت ــــــــ فروری سنہ ۱۹۸۸ء بار سوم

تعداد اشاعت ــــــــ پانچ ہزار (۵۰۰۰)

شائع کردہ

رضا اکیڈمی بمبئی ۳

۶۶ نظام اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳ ۴۰۰۰۰۳

1/

تبلیغی جماعت کا فریب

از

حضرت مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری رضوی

بطفیل حضور مفتی اعظم ہند

شائع کردہ

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰ - علی عمر اسٹریٹ (دودھ بازار) بمبئی ۴۰۰۰۰۳

RAZA ACADEMY
26, ...mbekar Street
BOMBAY-400 003

تبلیغی جماعت

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شہروں اور دیہاتوں کی مساجد میں پیش امام کے سلام پھیرتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ "آپ نماز کے بعد کچھ دیر کے لیے مسجد میں ہی بیٹھ جائیں تاکہ ہم مل جل کر اللہ اور رسول کی باتیں کر سکیں۔ پھر نماز کے بعد ان ہی میں سے کوئی صاحب تبلیغی نصاب نامی کتاب پڑھتا ہے۔ اور پھر چند افراد پر مشتمل یہ گروہ گلی کوچوں میں گھوم کر "تبلیغ" کرتا ہے۔

یہ جماعت عرف عام میں تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔ ابتدائی طور پر اس جماعت کے جو پروگرام پیش کرتے ہیں۔ وہ کچھ اس طرح ہے۔

★ لوگوں سے کلمہ پڑھوا کر اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جائے۔ ★ انھیں مسجد میں جمع کر کے اللہ کی باتیں کی جائیں ★ ان کو نماز کا پابند کیا جائے اور دیگر مسلمانوں میں تبلیغ کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ ان مقاصدِ حسنہ سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لیکن سہ "ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ" کے مصداق "تبلیغی جماعت کا اصل مقصد اور اس کی منزل کچھ اور ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ ان ہی کے بزرگوں کے اقوال و افعال کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس حقیقی روپ کے مطالعہ سے پہلے قارئین کرام ذیل کی چند مثالوں کو پڑھ کر ایک مسلّمہ اصول ذہن نشین فرمالیں۔

★ کیا کسی کو یہ کہہ کر دھوکہ دیا جا سکتا ہے کہ آئیے صاحب میں آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں۔ نہیں بلکہ دھوکے باز پہلے ہمدردی اور محبّت کی بات کر کے، بعد میں دھوکا دیتا ہے۔

★ کیا کبھی کسی نے کسی آدمی کو یہ کہہ کر زہر دیا ہے کہ لیجیے صاحب زہر کھا کر ہمیشہ

کے لئے میٹھی نیند سو جائیے ؟ نہیں، بلکہ زہر دینے والا زہر کو کسی میٹھی چیز میں چھپا کر دے گا۔

★ جب شکاری کسی پرندے کو شکار بنانا چاہتا ہے تو وہ اسی کی بولی بولتا ہے۔ حالانکہ شکاری انسان ہوتا ہے۔ لیکن وہ اپنے مقصد کے لئے پرندہ بن جاتا ہے۔

★ مشہور مقولہ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور، اسی طرح کچھ لوگوں کے ذہن میں پروگرام کچھ اور ہوتا ہے لیکن زبان سے کچھ اور بتاتے ہیں۔

★ اسلام میں نیا فرقہ پیدا کرنے والا شخص کیا یہ کہہ کر نیا فرقہ بنا سکتا ہے کہ آیئے مسلمانو! میں اسلام میں نیا فرقہ پیدا کر رہا ہوں، آپ میرا ساتھ دیجیے۔ نہیں بلکہ وہ شخص فرقہ بندی کی مخالفت کرے گا۔ لیکن اندرون خانہ وہ ایک نیا فرقہ بنائے گا۔

★ کیا ہمارے دشمن ملک کا کوئی جاسوس آکر ہمیں یہ بتا دے گا کہ میں جاسوسی پر متعین ہوں۔ نہیں، بلکہ وہ ہمارا بن کر ہماری جڑیں کاٹے گا۔

★ کیا احادیث رسول کے منکر، مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کی دعوت دینے کے وقت یہ کہیں گے کہ ہم احادیث کے منکر ہیں ؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ غلام احمد پرویز کی طرح اپنے رسالوں کے صفحہ اوّل پر حدیث شائع کر کے فریب دیں گے۔

★ کیا کوئی شخص اپنا مال یہ کہہ کر فروخت کرے گا کہ میرا مال خراب ہے۔ ہرگز نہیں، بلکہ اپنے مال کو دنیا کے سارے دکانداروں کے مال سے اچھا بتلائے گا۔ ان روزمرّہ کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر کوئی جماعت یا فرد اگر بظاہر اچھی اور میٹھی باتیں کرے اور نیک مقاصد کا اظہار کرے تو یہ ضروری نہیں کہ ہم بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پرکھے اس کے ساتھ ہولیں۔ بلکہ ہمیں پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔ اسی لئے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

لباسِ خضر میں یاں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں ؂ اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

اب آپ تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ ان ہی کی کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے۔
کسی بھی مذہب یا تحریک کے مقاصد معلوم کرنے کا اہم ترین ذریعہ اس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابیں ہوا کرتی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ہیں۔ ان کے علاوہ مولوی یوسف، مولوی زکریا، اور مولوی منظور نعمانی تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کئے جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین میں مولوی اسماعیل دہلوی مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی قاسم نانوتوی وغیرہ شامل ہیں۔ خود مولوی الیاس لکھتے ہیں کہ ...

حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کر اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔
(ملفوظات مولانا الیاس)

اسی طرح دوسری جگہ مولوی الیاس لکھتے ہیں کہ ...
حضرت گنگوہی (مولوی رشید احمد گنگوہی) اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے (ملفوظات الیاس) یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویت الایمان" ہر گھر میں رکھنا عین اسلام ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی کے بارے میں صرف اس قدر لکھنا کافی ہے کہ وہ مدرسہ دیوبند کے بانی ہیں جہاں سے برصغیر کے مسلمانوں کے قلوب سے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ ختم کرنے کی تحریک شروع ہوئی۔
یہ تو تھے تبلیغی جماعت کے اکابر۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا کوئی شخص ان حضرات کو اکابر ماننے سے انکار کر دے۔ اس لئے کہ ان حضرات نے اپنی کتابوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ لیکن اس انکار سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اوّل تو خود مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے

مرکزی اجتماع گاہ کے باہر لگائے جانے والے بک اسٹالوں سے ان اکابرین تبلیغی جماعت کی کتابیں فروخت کی جاتی ہیں۔ قبل اس کے کہ تبلیغی جماعت کے ان اکابرین کی تعلیمات کا اصل نقشہ ہدیۂ قارئین کیا جائے ایک اور وضاحت یہ کرنی ہے کہ اگر کسی صحیح العقیدہ سنّی سے یہ پوچھا جائے کہ آپ اپنے اکابرین کے نام بتلایئے تو وہ فوراً امام حسین، امام حسن، امام ابوحنیفہ، حضرت غوث الاعظم، حضرت خواجہ اجمیری، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت امام احمد رضا بریلوی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام گنوا دے گا۔ لیکن چونکہ تبلیغی جماعت کے اکابرین کی کتابیں رسول اکرم کی شان میں گستاخیوں سے بھری پڑی ہیں۔ اس لئے وہ اپنے اکابرین کا نام بتانے میں شرم محسوس کرتے ہیں خیر یہ تو اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔ اب آیئے اکابرین تبلیغی جماعت کی کتابوں سے ان کی تعلیمات ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعلیمات

★ نماز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ (صراط مستقیم)

★ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویت الایمان)

★ حضور نے فرمایا میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویت الایمان)

★ جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔ (تقویت الایمان)

★ حضور کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیئے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔ (ایضاً)

★ روضہ مطہرہ کا فقط زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے۔ (تقویت الایمان)

★ انبیائ کی تعریف بشر کی سی کرو۔ سو اس میں بھی کمی کرو۔ (تقویت الایمان)

مولوی قاسم نانوتوی کی تعلیمات

★ انبیا اپنی امت میں اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل تو اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس)

★ عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبیؐ ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم اور تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح وَلٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔؟ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی کوئی اور نبی آ بھی جائے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ (تحذیر الناس) مولوی قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو قادیانی بھی بطور حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اگر بالفرض کسی نبی کے آنے سے خاتمیت محمدی میں فرق نہیں پڑتا تو مرزا غلام احمد کے آنے سے کیا فرق پڑے گا؟ مولوی قاسم نانوتوی کی ان عبارتوں سے مولوی الیاس کی کس قدر حوصلہ افزائی ہوئی اس کو آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمایئے گا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات

★ لفظ "رحمت للعالمین" صفتِ خاصہ رسول اللہ نہیں ہے (فتاوٰی رشیدیہ جلد ۲) یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کسی کو رحمۃ للعالمین لکھا جا سکتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

★ انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ جلد دوم)

★ وہ شخص جو صحابہ کرام ہی کی تکفیر کرے (کافر قرار دے) وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (فتاوٰی رشیدیہ)

حالانکہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب صحابہ کرام کی دشمنی میں اس قدر ضدی ہو گئے ہیں کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کو سنت جماعت سے خارج بھی نہیں کہتے۔

★ سن لو! کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ -) یہ وہ دعویٰ ہے جو صرف نبی کرتے رہے ہیں۔ لیکن مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے متعلق یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ کیوں ؟ یہ فیصلہ قارئین خود فرمالیں۔

★ محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگر بروایت صحیحہ ہو۔ سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ)

لیکن اس کے برعکس اسی فتاوٰی رشیدیہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ہندو جو پیاؤ لگاتے ہیں اس کا پانی پینا جائز ہے۔

★ بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنا نادرست اور داخل ربوا (سود) ہے (فتاوٰی رشیدیہ) حالاں کہ ان مولوی صاحب کے گھر نذرانے کے طور پر بطور عطیہ کچھ رقم روانہ کی جائے تو بسر و چشم قبول کر لیں گے۔

★ عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ)

احادیث کی روشنی میں بدعتی کی سزا جہنم ہے اگر مولوی صاحب کا فتویٰ صحیح مان لیا جائے تو عید تو کیا ہوئی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہو گئی کہ ہر سال لاکھوں مسلمان جہنمی بن جائیں۔ خود تبلیغی جماعت والے بھی عید کے روز گلے ملتے ہیں۔ اس طرح صرف عید کے روز گلے ملنے سے ان کے سارے تبلیغی گشتوں کا ثواب چلا جاتا ہے اور بقول مولوی گنگوہی وہ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات

یہ بات تو زبان زدعام ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے جانوروں پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی تھی۔ جس پر سنی علمائے حجاز و برصغیر نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کے کچھ اور حوالے بھی پیش خدمت ہیں جن کو پھیلانے کے لئے مولوی الیاس نے تبلیغی جماعت بنائی تھی۔

★ ایک مرتبہ کسی مرید نے مولوی (تھانوی) صاحب کو لکھا کہ "میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ لا الٰہ الا اللہ کے بعد اشرف علی رسول اللہ منھ سے نکل جاتا ہے جب بیدار ہو کر کوشش کرتا ہوں کہ صحیح کلمہ اور صحیح درود پڑھوں۔ لیکن زبان قابو میں نہیں ہے۔ ہر جگہ محمد رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ نکلتا ہے۔

مولوی اشرف علی نے اس کو جواب لکھا کہ "اس واقعے میں تسلی ہے اس لئے کہ میں سنت کی اتباع کرتا ہوں۔ در رسالہ "الامداد" ماہ صفر ۱۳۳۶ بہ ہان فروری ۱۹۵۲ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے! لکھنا تو یہ چاہیئے تھا کہ جلدی توبہ کرو اور صحیح کلمہ پڑھو ورنہ مسلمان نہیں رہو گے۔ لیکن چونکہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے دروازۂ نبوت کھول رکھا ہے اس لئے یہاں تو ہر شخص مدعیٔ نبوت ہے۔ اگر یہی واقعہ مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب کر کے کسی تبلیغی جماعت کے فرد کو سنایا جائے تو وہ برملا کہے گا کہ یہ کفر ہے اور اس کا کہنا بھی صحیح ہے۔ لیکن اگر اسے یہ بتایا جائے کہ یہ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے تو وہ ٹال مٹول سے کام لے گا۔

تُف ہے ایسی اندھی عقیدت مندی پر

★ اپنی کتاب "قصد السبیل" میں مولوی اشرف علی تھانوی مندرجہ ذیل امور کو ناجائز قرار

دے رہے ہیں۔ اور عوام کو اس سے بچنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ ذرا اس فہرست کو ملاحظہ فرمائیے۔ اور سوچیے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں اور تبلیغی جماعت کے اکابرین کے عقیدے میں کتنا فرق ہے۔

★ مردے کا تیجہ۔ دسواں، بیسواں اور چالیسواں کرنا، عرس میں جانا، بزرگوں کی منّت ماننا، فاتحہ، نیاز، گیارہویں شریف وغیرہ متعارف طور پر کرنا، رواج کے موافق مولود شریف کرنا، تبرکات کی زیارت کے لئے عرس کا انتظام کرنا، شب برات کا حلوہ پکانا۔ رمضان شریف میں ختم قرآن کے موقع پر شیرینی ضرور کر کے بانٹنا۔" (قصد السبیل)

تبلیغی جماعت سے سادگی کے سبب متعلق ہونے والے افراد بتائیں گے کہ اگر وہ مولوی الیاس کی خواہش کے مطابق تھانوی کی تعلیمات کو عام کریں گے تو مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہوگا یا نہیں اور اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔؟ جب دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت صدیوں سے ان کاموں کو نیک سمجھ رہی ہے تو پھر تبلیغی جماعت کے اکابر کون ہوتے ہیں ان کاموں کو ناجائز بتلانے والے۔

قائین خود ہی انصاف کریں کہ اگر شب برات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذا حلوہ پکایا جائے۔ خود بھی کھایا جائے اور فقرا و مساکین کو بھی کھلایا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے اسی طرح اگر مردے کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی دن بھی فاتحہ کرائی جائے تو اس میں کونسا شرک ہے؟ اور پھر حیرت کی بات ہے کہ انھیں تھانوی صاحب کے عزیز مولوی احتشام الحق تھانوی صرف سرمایہ داروں میں اپنی پوزیشن کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے یہ سارے ناجائز کام کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بھی غیرت مند مسلمان اگر کسی چیز کو ناجائز سمجھتا ہے تو اس سے دور رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر بے غیرت ہو تو بھی چھپ کر ناجائز کام کرتا ہے۔ لیکن مولوی احتشام الحق تھانوی کسی بھی بااثر شخص کے مرتے ہی سارے ناجائز کام کچھ اس ترکیب سے کرتے ہیں کہ دوسرے دن اخبارات میں تصویریں بھی آجاتی ہیں۔

جب مولوی اشرف علی تھانوی کان پور کے مدرسۂ جامع العلوم میں پڑھایا کرتے تھے تو ایک دن انھوں نے اہل محلہ سے صاف صاف کہہ دیا کہ بھائی! یہاں وہابی رہتے ہیں۔

یہاں فاتحہ کے لئے کچھ مت لایا کرو۔" (اشرف السوانح جلد اوّل)

ہے کوئی غیرت مند تبلیغی جماعت والا جو اس حوالے کے بعد بھی کہہ دے کہ ہم وہابی نہیں ہیں۔ اسی سلسلے میں مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ بھی موجود ہے کہ "محمد ابن عبدالوہاب" کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد نہایت عمدہ تھے۔ (فتاویٰ رشید جلد اوّل)

لگے ہاتھوں محمد ابن عبدالوہاب کا ایک ہی عقیدہ ان ہی کی زبانی سُن لیجیے۔

★ حضور صلی اللہ علیہ السلام کے مقبرے کا دیکھنا ایسا گناہ ہے جیسے بتوں کا دیکھنا۔ (کتاب التوحید) یہ تو ہیں تبلیغی جماعت کے اراکین کے عقائد۔ جب یہ حضرات ان عقائد کو عام کرنے کے لیے گلی کوچوں میں نکلتے ہیں، تو نتیجہ کیا نکلتا ہے اس کو ایک مثال سے سمجھ لیجیے۔

ایک صاحب نماز جمعہ کے بعد بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر رہے تھے۔ تبلیغی جماعت کے ایک صاحب نے انھیں سلام پڑھنے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں سلام پڑھنے کو شرک لکھا ہے۔ بس اس بات پر ہنگامہ ہو گیا۔ لوگوں نے تبلیغی جماعت والوں سے کہا کہ آپ خود نہیں پڑھنا چاہیں تو نہ پڑھیں۔ لیکن اتنی رواداری کا مظاہرہ تو کریں کہ جو پڑھنا چاہے اس کو پڑھنے دیں۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ اگر تبلیغی جماعت والے سلام پڑھنے سے منع کرتے تو یہ انتشار برپا ہوتا؟ اگر پوری دیانت داری سے جائزہ لیا جائے تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ تبلیغی جماعت کے عقائد ہی ایسے ہیں کہ جن کی اشاعت ہی موجب انتشار ہے۔

اب آئیے! میں آپ کے سامنے تبلیغی جماعت کے اکابرین کی تضاد بیانیوں اور اوٹ پٹانگ دعووں کی چند مثالیں پیش کروں تاکہ ان کی صحیح تصویر ابھر کر سامنے آجائے۔

★ کسی بھی تبلیغی جماعت والے سے پوچھیے کہ یہ طریقۂ تبلیغ جو آپ نے اختیار کیا ہے۔ وہ کس کا ہے؟ فوراً جواب ملے گا کہ یہ طریقہ صحابہ کرام کا ہے۔ لیکن مولوی الیاس کی بھی سنیے:۔ آپ نے (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ :۔

"اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا۔ (ملفوظات الیاس)
مولوی الیاس لکھتے ہیں کہ "حق تعالیٰ اگر کسی سے کام کو نہیں لینا چاہتے تو چاہے انبیاً بھی کتنی کوشش کر لیں تب بھی ذرّہ نہیں ہل سکتا۔ اور کرا لینا چاہے تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔ (مکاتیب الیاس)
الامان والحفیظ! کارکنوں میں گستاخیٔ رسول کا کیسا مکروہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے اور یہ کوئی اتفاقی جملہ نہیں ہے۔ مولوی الیاس کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی نے بھی یہی بات کہی ہے۔ لکھتے ہیں۔
"پیغمبر کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں۔ عمل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (رسالہ مدینہ بجنور ۱۹۵۸ء)
اسی سلسلے کے دو حوالے اور ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ تبلیغی جماعت کے افراد مولوی الیاس کو نبی کا درجہ دیتے ہیں۔ یا اس سے کچھ کم۔
★ آپ نے (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو۔ (ملفوظات الیاس)
ایک بار فرمایا (مولوی الیاس نے) کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ بعض کو خواب میں ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت و مجاہدے سے نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کو خواب میں علوم صحیحہ القا ہوتے ہیں۔ جو نبوت کا حصہ ہے۔ پھر ترقی کیوں نہ ہو علم سے معرفت بڑھتی ہے۔ اور معرفت سے قرب بڑھتا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے "قل رب زدنی علماً" پھر فرمایا۔ آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے۔ (ملفوظات الیاس)

بات دراصل یہ ہے کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کو صلیبی جنگوں کے ذریعہ ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ ناکام رہا تو اس نے منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کی صورت صرف یہی ہے کہ مسلمانوں میں سے جذبۂ جہاد اور جذبۂ عشقِ رسول ختم کر دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ انگریز براہِ راست مسلمانوں سے ان جذبوں کو ختم کرنے کی اپیل نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے جہاں مرزا غلام احمد قادنی اور پرویز کو استعمال کیا وہیں کچھ لوگوں کو بھی اس نے اپنا آلۂ کار بنایا۔ وہ کون لوگ تھے؟ ان کی نشاندہی ہم خود نہیں کرتے بلکہ بلا تبصرہ کچھ حوالے پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین خود فیصلہ کریں کہ انگریز نے کس کو آلۂ کار بنایا۔ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:۔

"بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی۔ انھوں نے کمپنی (انگریز) کے امن و عافیت کے زمانے کو قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ (تذکرۃ الرشید)

★ یہی مولوی رشید احمد گنگوہی جن کو بانی تبلیغی جماعت قطب ارشاد یا مجدد کہتے ہیں ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:۔

★ جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش گورنمنٹ) کا فرماں بردار ہوں تو ان جھوٹوں سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید) مولوی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ:۔

"دیکھیے مولوی اشرف علی تھانوی ہمارے اور آپ کے مسلّم بزرگ اور پیشوا ہیں۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپے ماہوار حکومت (انگریز) کی جانب سے دیئے جاتے تھے (مکالمۃ الصدرین)

★ مولانا تھانوی کے بھائی محکمہ سی آئی ڈی میں بڑے عہدے دار آخر تک رہے۔ ان کا نام مظہر علی تھا۔ (مکتوبات شیخ۔ جلد دوم)

★ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی ناظم جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے کہا کہ الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو ابتداءً حکومت (انگریز) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا۔ (مکالمۃ الصدرین)

قارئین خود فیصلہ فرمالیں کہ انگریز کا ایجنٹ کون تھا۔ ہم صرف اتنا عرض کریں گے کہ جب اللہ اور اس کے رسول نے فرمادیا کہ عیسائی تمہارے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تو پھر کسی بھی مولوی صاحب کے کہنے سے ہم انگریز کو مسلمان کا خیر خواہ یا رحم دل نہیں کہہ سکتے۔ رہا یہ سوال کہ وہ اپنے ایجنٹوں کے حق میں رحم دل تھا یا نہیں تو اس کا فیصلہ ایجنٹوں نے اپنی کتابوں میں کر دیا ہے۔ انگریز کو بھلا کیا ضرورت ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے لیے فنڈ دے۔ اس نے تو الٹا مجاہدین اسلام کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ علامہ فضل حق خیر آبادی، مولانا فضل رسول بدایونی، مولانا لطف اللہ علی گڈھی مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا احمد اللہ مدراسی، مفتی عبدالکریم دریا آبادی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) یہ سارے نام انگریز کی جارحیت سفاکی اور درندگی کے نشان بن چکے ہیں۔

یہ تو خیر واضح حقیقت ہے کہ انگریز تبلیغ اسلام کے لیے فنڈ نہیں فراہم کر سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مولوی الیاس کا مقصد بھی تبلیغ تھا۔ ہم خود اگر اس پر رائے زنی کریں تو بات جانبدارانہ کہلائے گی۔ اس لیے اس مسئلے پر الیاس صاحب ہی روشنی ڈالیں تو بہتر ہوگا۔ چلیے ان ہی کی رائے سُن لیجیے۔

کہتے ہیں کہ :-

"ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ (تبلیغی جماعت) تحریکِ صلوٰۃ ہے۔ میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز تحریکِ صلوٰۃ نہیں ہے۔ بڑی حسرت سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ (دینی دعوت)

کیوں پیدا کرنی ہے؟ کیا انگریز اسی غرض سے تو مالی امانت نہیں کرتا تھا۔؟

اب تک ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کی تصدیق کے لئے ہم تبلیغی جماعت کے گھر کے بھیدی کی شہادت پیش کرتے ہیں تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ کہہ کر ٹالا نہ جاسکے۔ کہ لکھنے والے تبلیغی جماعت کے دشمن ہیں، ان کا کام ہی مخالفت کرنا ہے۔

مولوی عبدالرحیم شاہ صاحب جو کہ کافی عرصے تک تبلیغی جماعت کا کام کرتے رہے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ تبلیغی جماعت والے علماء کی قدر نہیں کرتے اور خود جاہل ہونے کے باوجود درس دینے لگتے ہیں۔ تو انھوں نے تبلیغی جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ اور ایک کتاب بنام "اصول دعوت و تبلیغ" لکھی۔ جس میں صاف صاف لکھا کہ :-

"غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپونڈر تک نہیں بن سکتا۔ مگر لوگوں (تبلیغی جماعت والوں) نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ و تقریر کرنے کھڑا ہو جائے۔ کسی سند کی ضرورت نہیں، ایسے موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے۔ "نیم حکیم خطرۂ جان، نیم ملا خطرۂ ایمان"۔ (اصول دعوت تبلیغ)

آخر میں ایک غلط فہمی کا ازالہ اور کردوں کہ بعض سیدھے سادے مسلمان اس الجھن کا شکار ہوئے ہیں کہ تبلیغی جماعت والے بڑے پکے نمازی ہیں انھیں کیسے گمراہ قرار دیا جائے۔ اس کا جواب انھیں کے اشرف علی تھانوی کی زبانی سنئے جن کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے مولوی الیاس نے تبلیغی جماعت بنائی۔

لیجئے جواب حاضر ہے:-

جب مولوی اشرف علی تھانوی نے شبلی نعمانی کو کافر قرار دیا تو مولوی عبدالماجد دریابادی نے اشرف علی تھانوی کو خط لکھا کہ "شبلی تو بڑے نمازی پرہیزگار اور تہجد گذار ہیں"۔

اس پر مولوی اشرف علی تھانوی نے جواب دیا کہ :-

"بد دین آدمی اگر دین کی باتیں بھی کرتا ہے تو ان میں ظلمت لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ (کمالات اشرفیہ)

قادیانی بھی دعویٰ کرتے ہیں، کہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ تبلیغ ہم کرتے ہیں۔ لیکن ان کے عقائد کی بنا پر ان کو دنیا کے سارے مسلمان کافر قرار دیتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ بالکل بے نقاب ہو کر آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اب آپ سے ہماری درخواست ہے کہ آپ فیصلہ کریں کہ حق پر کون ہے؟

روز محشر کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ وہاں تو ہر امتی نفسی نفسی پکارتا ہوا۔ بارگاہِ رسالت مآب میں پہنچے گا۔ تبلیغی جماعت والے یا سادگی سے ان کے دام میں پھنسنے والے بھولے بھالے لوگ سوچ لیں کہ آج اگر انھوں نے اس جماعت کا ساتھ دیا جس کے اکابرین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں تو کل میدان حشر میں کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منہ لے کر جائیں گے۔؟

لیکن ہاں! ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے بہتری اسی میں ہے کہ گستاخانِ رسول کے گروہ سے نکل کر غلامانِ رسول کی صف میں شامل ہو جایا جائے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے ؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

نوٹ :- یہ کتاب مؤلف کی اجازت کے بغیر ایک دینی ضرورت کے پیش نظر طبع کی گئی ہے۔ امید ہے کہ خیال نہ فرمائیں گے۔ (سکریٹری شفیع احمد رضوی، رضا اکیڈمی)